© rasailojaraid.com

Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 34, Sr.No.93, 2013 pp 57 - 64

مجلہ تحقیق
مجلّہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد۳۴، اکتوبر۔دسمبر۲۰۱۳ء، شمارہ ۹۳

علامہ اقبال اور کشمیری مسلمان

ڈاکٹر اصغر اقبال☆

Abstract:

The Doctor Muhammad Iqbal and Kashmiri Muslim is the hypothesis to be brought into light here. Iqbal is a poet; who is famous for his versatility, universal benevolence, universality, and multidimensional style and approach both in prose and poetry.

Iqbal has remained devotedly attached then onwards with every movement and with every Kashmiri Scholar. Iqbal has deducted and delivered a few poems, which are simply mentioned and great people gathered around the Kashmir freedom movement or otherwise have been mentioned in this proposition. Poems "Lolab Valley", "Saqi Nama", "Kashmir Valley" are the illuminous poems for voracious readers of Iqbal. The bird's eye view of these poems would create a unique task and temperament for Iqbal and Kashmir lovers. This précis of Iqbal and Kashmir would lead to the reader towards the complete work of Iqbal.

علامہ اقبال ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپکے والد بابا شیخ نور محمد ۱۷ اگست ۱۹۳۰ء میں وفات پا گئے۔ سہیل عمر کے حوالے سے ان کی پیدائش اور وطنیت کے بارے میں یہ لکھا گیا ہے۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ کشمیریات، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"His ancestors were Bramins of whom Baba Lol Haj embraced Islam during the fifteenth century, probably a hundred years before Zahir-ud-Din Babar founded the Mughal Empire in India. Iqbal's grandfather Sheikh Muhammad Rafique migrated from Kashmir and settled in Kashmir. Allama Iqbal's forefathers had a predilection for mysticism and his father Noor Muhammad and his mother Imam Bibi, were known for piety. Iqbal started his education in a mosque, where he learnt Arabic and Persian. His thorough grounding in these languages was due to Sayyid Mir Hassan (Later Shams-ul-Ulema) one of Sir Sayyid Ahmed Khan's friends." [۱]

ہمارا مقصد اس وقت ہے کہ اقبال کے بارے میں کچھ لکھا گیا ہے۔ دنیا کی لائبریریاں کلام اقبال سے بھری پڑی ہیں ستم ظریفی یہ ہے کہ یہ آج تک تحقیق محتاج طلب ہے کہ ان کے آباء اگر وادی لولاب میں ہی پلے بڑے ہیں تو کس جگہ؟ یہ نہیں معلوم بس ایک نظم جو وادی لولاب سے متعلق لکھی گئی وہی از بر ہے۔ وادی لولاب بانڈی پورہ سے شروع ہوتا ہے کانٹھ پورہ، ایم چترناز، شالیمار پارک، سندروانی بہت مشہور صحت افزا مقام ہیں۔ پرویز دیوان کہتا ہے کہ:

"Sopure town is in Northern Kashmir is locally called the port on the Wullur Lake. It is located on the Eastern land of the Wullur, between two of the steams, that feed it, the Erin and Bandipure Salar. Bakaya says it is on the lean as of the Mcdamatt stream and at the feet of the Targbal Mountains. Bandipur is the greatest town of Baramulla." [۲]

اب وادی لولاب کا ذکر کیا کیا کریں وٹہ لب یا تریگام کے بہرحال بہت بڑا علاقہ ہے اور اقبال کی پیدائش کہاں ہوئی والد صاحب کس جگہ سے ہجرت کر گئے تھے اور لولی بابا کا کیا تاریخی پس منظر ہے یہ صرف ایک قصہ ہے۔ حقیقت سے اس کا تعلق نہیں۔ ہاں اقبال ایک بہت بڑے شاعر تھے۔ ورڈز ورتھ کی جدید شاعری سے متاثر ہو کر کوہ ہمالیہ جیسی نظمیں لکھیں اور میر حسن جیسے استاد کی تربیت نے فارسی ادب و زبان میں آپ بام اوج پر ہمدوش ثریا بن گئے۔ اقبال ایک جمالیاتی محرکاتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شاعر ہیں چنانچہ ڈاکٹر جاوید قدوس لکھتے ہیں:

''جن مرحلوں سے گزر کر اقبال نے اپنی شاعری کی تخلیق کی ہے ایسا تب ہی ممکن ہے جب نقاد بھی فکر وفن، مکالمہ اور مشاہدہ تاریخی وعمرانی شعور ایمانی وایقانی پختگی وملی وقومی مدد اور تڑپ کے اعتبار سے اقبال کی سطح کا ہی انسان ہو جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی صفات سے مصنف یا کوئی دوسرا شاعر یا دانشور آج تک پیدا نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ اقبال کی شخصیت اور کارناموں کو مجموعی طور پر سامنے رکھ کر وسیع تناظر میں اقبال کی منفرد جمالیات کی بازیافت کی جرأت کم ہی لوگوں نے کی ہے۔ حالانکہ اب تک اقبال کے فکر وفن حیات ونظریات، عہد اور تحریکات کے حوالے قابل قدر تصنیفات کا اچھا خاصا دفتر جمع ہو گیا ہے۔ مثلاً فکر اقبال (خلیفہ عبدالحکیم) روح اقبال (یوسف حسن خاں) اقبال ایک نئی تشکیل (عزیز احمد) The Message & Iqbal (چیدانند سنہا) Gebraiels Wings (پروفیسر شل) اقبال یورپ میں (دُرانی) اقبال شناسی (ظ۔انصاری) اقبال عطیہ بیگم، زندہ رود (جاوید اقبال دانشور اقبال (آل احمد سرور) اقبال کا نظام فن (پروفیسر عبدالغنی) اقبال کا فن (پروفیسر گوپی چند نارنگ) اقبال ایک شاعر اور آئینہ ادراک (پروفیسر حامد کشمیری) نظریات اقبال (قاضی عبدالرحمان ہاشمی) یہ کتابیں ہیں جن سے اقبال کے جمالیاتی گوشوں پر روشنی ڈالنے کی کوشش ملتی۔'' [۳]

دیکھئے اقبالیات کی جمالیات میں روحانی کیفیات پیدا کرنیوالے سید علی ہمدانی کی عقیدت اور غنی کشمیری سے والہانہ محبت پوشیدہ ہے چنانچہ جگن ناتھ آزاد لکھتے ہیں۔ چنانچہ غنی اقبال سے کہہ دیتے ہیں:

موجہ می لفت می یاموجے دگر ۔۔۔ ہیچ می وانی کہ روزے در ڈلر
خیز تا یک دم بساحل سرزنیم ۔۔۔ چندور قلزم بہ یک دیر رنیم
شور اوور وادی شکوہ و دمن ۔۔۔ زادہ مالینی آن جوئے کہن
تابنائے کوہ راہ برمی کند ۔۔۔ ہر زماں برسنگ رہ خود رازند

ترجمہ: ''کیا تو نہیں جانتا کہ ایک دن ڈلر میں ایک موج دوسری موج سے کہہ رہی تھی اس سمندر میں ہم کب تک ایک دوسرے کے ساتھ ٹکراتی رہیں گی۔ ہماری اولا دیعنی وہ دریا کہیں جس کا وادی اور کوہ دمن میں شور برپا ہے۔ ہر لمحہ اپنے آپ کو رستے کے پتھروں سے ٹکرا رہا ہے تا کہ پہاڑی جڑ سے اکھاڑ دے'' [۴]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شاہ ہمدان کی نگاہ معنی شناس نے ایک مقامی مسئلے کو آفاقی پس منظر میں دیکھا اور اقبال کو زندگی اور موت روح اور بدن اور عمل اور بے عملی کی حقیقت سے آشنا کرنا ہی مناسب سمجھا۔

''مختصر الفاظ میں شاہ ہمدان نے اقبال پر یہ حقیقت واضح کرنے کی کوشش کی کہ جسم کو بچانے اور روح کو گنوانے سے ہی انسان اور اس کے ساتھ ہی اقوام تباہی اور مذلت کے گڑھے میں گر جاتی ہیں۔'' ۵؎

اقبال نے تمام کشمیری معاملات میں از خود بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بدقسمتی یہ ہے کہ اقبال نے کشمیر میں لولاب وادی بھی نہیں دیکھی چنانچہ ان کے کشمیر کی سیاحت کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے بس درست صرف یہ ہے بقول کلیم اختر:

''جون ۱۹۲۱ء میں علامہ اقبال اپنے منشی طاہر الدین اور مولوی احمد الدین وکیل کے ہمراہ سرینگر گئے چند روز سری نگر میں ہی رہتے اور ہاؤس بوٹ میں قیام کیا۔ ہاؤس بوٹ میں شعر و سخن کی محفل جمتی تھی۔ ایک بار علامہ اقبال نے چودھری نیاز احمد کے ایک شعر پر ایسی گرہ لگائی کہ پوری مجلس کشت زار بن گئی۔'' علامہ اقبال نے تمام مشاہیر کشمیر کو نوازا عزت افزائی کی مثلاً غنی کشمیری، میاں محمد بخش، مولوی سید چراغ شاہ، مولانا انور شاہ، علامہ محمد ارشد، محمد الدین، مہجو کشمیری، چودھری خوشی محمد ناظر، خواجہ عبدالصمد ککرو، خلیفہ عبدالحکیم، ڈاکٹر محمد رفیع الدین، ڈاکٹر تاثیر، صاحبزادہ محمد عمر طہ، منشی سراج الدین، خانصاحب خورشید احمد، میاں امیر الدین، سید محسن شاہ، اور نظمیں اقبال اور آزادی کشمیر۔ اقبال آل انڈیا کشمیر کمیٹی ۱۹۳۱ء علامہ اقبال دوسری گول میز کانفرنس و تحریک کشمیر خطوط و مشاہیر کشمیر کے نام علامہ اقبال اور شیخ محمد عبداللہ۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے جب علامہ اقبال ۱۹۲۱ء میں کشمیر گئے تو وہاں پر آپ نے تین نظمیں لکھیں یہ کشمیر سے متعلق تھیں ایک ''ساقی نامہ'' دوسری ''کشمیری'' اور تیسری ''غنی کشمیری'' ساقی نامہ میں کشمیر کی حالت زار بیان کی ہے۔

کشمیری کی با بندگی خوگرفتہ بُتے می تراشد ز سنگ مزارے
ضمیرش تہی از خیال بلندے خودی ناشنا سے زخود شرمسارے ۶؎

بہر حال ان حوالوں سے میرا مقصد کہنے کا صرف یہ تھا کہ اقبال سو پشت سے کشمیری تھے۔ اقبال کشمیر کے چند بزرگوں سے جن میں قابل قدر سید علی ہمدانی اور غنی کشمیر قابل ذکر ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کا ہم نے ذکر کیا اقبال نے کشمیر کہاں تک دیکھا۔ یہ تو ناممکن سی بات ہے اقبال نے وادی لولاب کا ذکر ہے اور کشمیر میں سری نگر میں ٹھہرے ہیں وہ بھی ہاؤس بوٹ میں اس سے علاوہ جو کچھ ہم پڑھتے ہیں وہ تصور ہی ہے۔

نشاط انصاری صاحب لکھتے ہیں خواجہ عبدالصمد ککرو مقبل شائع شدہ ہمارا ادب (شخصیات نمبر ۱) میں دعویٰ کرتے ہیں کہ علامہ اقبال ۱۹۲۱ء میں جب کشمیر آئے تو خواجہ صاحب کے گھر (عبدالصمد ککرو) بارہ مولہ بھی گئے حالانکہ ۱۹۱۹ء میں ان کا انتقال ہو چکا تھا۔ لیکن اس کے لیے کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتے ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ علامہ اقبال ۱۹۰۲ء اور ۱۹۰۳ء کی درمیانی رات میں خواجہ عبدالصمد کے بیٹے مرحوم غلام حسن کی تعزیت کے لیے بارہ مولہ آئے تھے۔ جگن ناتھ آزاد ان دونوں دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتے۔ نشاط صاحب کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ جب ۱۹۲۱ء میں بارہ مولہ آئے تھے تو خواجہ صاحب کے پاس بنگلہ میں ٹھہرے جو ڈل میں بنایا گیا تھا۔ علامہ اقبال نے خود کہیں اسکا ذکر نہیں کیا ہے۔

خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماندے

علامہ اقبال نے اپنی ذات نہیں چھپائی اور اس پر فخر بھی کرتے ہیں۔

میں اصل کا خاص سومناتی — آبا میرے لاتی و مناتی
تو سید ہاشمی کی اولاد — میری کف خاکی برہمن زاد

جاوید نامہ میں جن براہمن زادگاں زندہ دل کا ذکر آیا ہے ان میں خود اقبال نے اپنا شمار کیا ہے یہ تو خیر انکی عمر کے آخری حصے میں کہا گیا کلام ہے ان کے ابتدائی زمانہ کے کلام میں بھی ایسے اشعار ملتے ہیں۔

بت برستی کر میرے پیش نظر لاتی ہے
یاد ایام گزشتہ مجھے شرماتی ہے
ہے جو پیشانی پہ اسلام کا ٹیکہ اقبال
کوئی پنڈت مجھے کہتا ہے تو شرم آتی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ شرم تو انہیں اس لیے آتی تھی کہ مسلمان ہونے پر کوئی پنڈت کہتا تھا ورنہ وہ اپنی برہمن زادگی پر ہمیشہ فخر کرتے رہتے کیونکہ اسکی بدولت

ہے فلسفہ میرے آب وگل میں
پوشیدہ ہے ریشہ ہائے دل میں ۸

کشمیر کی خوبصورتی تصور کشی اور اقبال کی محبت ذیل کے اشعار میں دیکھیے:

کتاب پیام مشرق میں چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

رخت بہ کاشمیر کشا کوہ وتل و دمن نگر سبزہ جہاں جہاں بہ بیں لالہ چمن چمن نگر
لالہ زخاک خبردمید موج بہ آبجو تپید خاک شرر شرر ببین آب شکن شکن نگر

کشمیری میگزین میں اقبال کی یہ رباعیات دیکھیے:

ظلم کہتے ہیں انپانہ جن سے چھٹ سکا
شکوہ حکام پر اے دل نہیں تیرا بجا
کیا عجب کشمیر میں رہ کر جو ہے ان پر جفا
پائے گل اندر چمن دائم پُراست از خارہا

ملازادہ ضیغم لولابی کا بیاض کے عنوان سے اشعار کا ایک قابل قدر حصہ ملتا ہے وہ غیر محسوس طریقے پر ایک مکمل ماہر نفسیات کی طرح پہلے تو لولاب کی تعریف کرتے ہیں اور پھر مقصد کی کڑوی دوا شہد ملا کر بیمار کے گلے سے اتارنا چاہتے ہیں۔

پانی تیرے چشموں کا تڑپتا ہوا سیماب مرغان سحر تیری فضاؤں میں ہیں بے تاب

اے وادی لولاب

گر صاحب ہنگامہ نہ ہو منبر و محراب دین بندہ مومن کے لیے موت ہے یا خواب

اے وادی لولاب

ہیں ساز پہ موقوف نواہائے جگر سوز ڈھیلے ہوں اگر تار تو بے کار ہے مضراب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اے وادی لولاب

یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

یہ شعر علامہ اقبال کی مشہور نظم خضر راہ کے ایک حصہ طلوع اسلام سے میں پیش کرتا ہوں جو حضرت خضرؑ کی زُبان سے اس سوال کے ضمن میں پیش کرتا ہے۔

آگ ہے اولاد ابراہیم ہے نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحان مقصود ہے

یہ پانچ سوال ہیں جو حضرت خضر سے پوچھتا ہے:

۱۔ تم کوہ بہ کوہ کیوں سرگراں ہو ۲۔ زندگی کا راز کیا ہے
۳۔ سلطنت کیا چیز ہوتی ہے ۴۔ سرمایہ اور محنت میں کیا کشمکش ہے
۵۔ اسلامی دنیا کی حالات اور کیا انجام ہے۔

محمد رمضان مشعل سلطانپوری اس سلسلے میں اس طرح لکھتے ہیں:

پانژِمس سوالس جواب دوان چُھ
حضرت خضرس و نان زبجر تہ سنئیر بلندی حاصل کر نہ
خاطر چھ کینہ کتھ مدنظر تھاونہ ضروری تم گئیہ یقین پیٔدہ
کرن۔ ملۂ ار تھاون۔ پیتہ لول عام کرن۔ اکھ اُکس نہ زاغن
عملہ نشیہ نہ زاہنہ تہ لوب روزن یہ تھوو مقصد نظرتل تھاوتھ کام کرنی ۹

ترجمہ: پونچویں سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت خضرؑ کو باور کراتے ہیں عظمت اور سطوت کو بام اوج تک لے کر ہمدوش ثریا کرنے کے لیے انسان کو چاہیے کہ وہ تیقن کو نہ چھوڑے۔ دامن گیر رہتے اور محبت اور قربت کو شیوہ انسان بنائے۔ ایک دوسرے کو نیچی نگاہ یا ہوس بھری نگاہوں سے نہ دیکھے عمل کو اپنی زندگی کا شعار بناتے اسے کنارا کش نہ ہو۔ اعلیٰ آدرش کے لیے ہمہ تن مصروف وگوش رہے۔

☆☆☆☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حوالہ جات

۱۔ Iqbals Contribution to literature and politics General Editor Prof. Muhammad Munawwar, p-10. Published Tourism Department Government of the Punjab Lahore, 1982.

۲۔ Jammu & Kashmir Ladakh by Perwaiz Dewan, p-132. Manas Publications New Dehli. 2004.

۳۔ اقبال شناسی اور جمالیات، ڈاکٹر جاوید قدوس، ص ۱۵۳، تعمیر مدیر غلام رسول بڑانہ بحکم مکالات جموں کشمیر اگست ۱۹۹۹ء

۴۔ اقبال شاہ جہاں کے حضور میں از پروفیسر جگن ناتھ، ص ۸۲، ایڈیٹر غلام رسول بدانہ، ڈائریکٹوریٹ آف انفارمیشن لاک چوک سرینگر اگست ۱۹۹۹ء

۵۔ اقبال اور مشاہیر کشمیر از کلیم اختر، ص ۲۶۳، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۷ء

۶۔ اقبال اور کشمیر از کلیم اختر، ص ۶۳، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور ۱۹۹۷ء

۷۔ تخلیقات اقبال از مشعل سلطانپوری، ص ۱۶۶، میزان پبلشرز، سری نگر، ۲۰۰۹ء

۸۔ تخلیقات اقبال، از مشعل سلطانپوری، میزان پبلشرز، بٹہ مالو سری نگر، ۲۰۰۹ء

۹۔ دونرشہ، ص ۳۶۵، از مشعل سلطانپوری، جے کے آفیٹ پریس دہلی، ۲۰۱۲ء

© rasailojaraid.com